© rasailojaraid.com

وہ شرپسند کہاں ہیں؟

پروفیسر ابو طلحہ عثمان

''ہاں وہ شرپسند کہاں ہیں، وہ لوگ ہمیں کیوں نظر نہیں آرہے جنھیں ہم شرپسند گنتے تھے۔ کیا اُن کو نشانۂ تذلیل وتضحیک بناتے ہوئے ہمیں غلطی لگی تھی یا کیا وہ شرپسند یہاں ہمارے ساتھ جہنم رسید ہونے کے لیے موجود تو ہیں مگر ہمیں نظر نہیں آرہے۔'' (سورۃ ص،٦٢ تا ٦٤)

یہ ایک منظر نامہ ہے۔ قیامت، یومِ حساب کے مناظر میں سے ایک۔ جب اہلِ حقوق کو حقوق مل رہے ہوں گے اور حق ہی کی بنیاد پر لوگ دو جماعتوں میں تقسیم ہو چکے ہوں گے۔ مجرم ایک طرف، محرم دوسری طرف، سامنے جنت کے دل نواز مناظر اور دوزخ کی بھڑکتی آگ کے دل سوز پریشان کن احوال، ہر جماعت اپنی راہوں پر چلنے کو تیار مگر ہاں ''اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ o اُس دن لنگوٹیے یار بھی ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ بھائی بھائی سے بھاگے گا۔ بیٹا ماں سے اور باپ سے راہ فرار اور نفسی نفسی پکار رہا ہوگا۔ خاوند بیوی ایک دوسرے کی وفاداری بھول جائیں گے اور وہ جن پر مائیں اور باپ اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار رہتے تھے۔ ان کو ایک ہلکا سا کانٹا چبھنا انھیں ناگوار تھا۔ اُن کے ادنیٰ درد اور دکھ میں یہ دکھی ہو جاتے تھے اور انھیں آرام آئے بغیر انھیں چین نہ آتا تھا۔ آج ہر ایک کو اپنی پڑی ہوگی۔ وہ کہہ رہا ہوگا اے اللہ سارے جہاں کو سولی چڑھا دے مگر میری جانِ حقیر کو نجات عطا فرما۔ یہ اُس دن کی بات ہے مگر وہی دن ہوگا جب اصحابِ تقویٰ ایک دوسرے کو نہ بھولیں گے۔ اللہ کی اجازت سے ایک دوسرے کے کام آئیں گے۔ حافظ قرآن، علماء اور فقہائے اسلام، حجاج بیت اللہ، اہل تقویٰ، اللہ کا خوف وخشیت رکھنے والے لوگ اللہ کی طرف سے اجازت ملنے پر ایک دوسرے کی سفارش اور مدد کر سکیں گے۔ مگر یہ شفاعت قاہرہ نہ ہوگی کیوں کہ مرضی تو اللہ واحد قہار کی چلے گی۔ اسی منظر نامے میں جب فیصلے ہو چکیں گے تو لوگ اپنے احباب کو اور مخالفین کو ڈھونڈیں گے۔ ہاں تفسیر عثمانی میرے سامنے کھلی ہے جسے بنی امیہ کے ایک سپوت امامِ وقت امام العلماء شیخ الشیوخ شیخ الہند مولانا محمود حسن نے لکھنا شروع کیا اور دوسرے فقیہ وقت استاذ العلماء عظیم دینی وسیاسی لیڈر ریک از بانیانِ پاکستان اموی شہزادے علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے اس تفسیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ شیخ الہند محمود حسن اموی دیوبندی نے علامہ عثمانی کے ذمہ لگایا تھا کہ اس تفسیر کو میرے شروع کیے گئے نہج پر آپ نے مکمل کرنا ہے اور انھوں نے کیا۔

قارئین کرام! حیران نہ ہوں کہ میں نے ان عظیم ہستیوں کی آبائی نسبت خاندان عثمانی واموی کا ذکر کیوں کیا۔ ایک بڑے صاحبِ منصبِ تبلیغ عالم دین جو بین الاقوامی معروف ونیک نام ہیں۔ انھوں نے بڑے شد ومد سے کئی بار کہا ہے کہ بنی امیہ نے اتنے ظلم وستم کیے کہ اللہ نے ان کا نام ونشان مٹا دیا۔ کئی دفعہ اُن صاحب جبہ ودستار بڑے عالم دین کو ذاتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

،زبانی اورتحریری طور پرعرض کیا گیا کہ حضرت بلا استثنا آپ کی خطابت کی روانی میں یہ مفہوم اور یہ انداز قابل اصلاح ہے مگر تسلیم کے باوجود آج بھی وہ اسی ڈگر پر ہیں تو آج ضمناً عرض کر دیا کہ نبوی خاندان قریش کی ہاشمی شاخ کے ساتھ ساتھ اموی شاخ بھی اتنی ہی عظیم ہے جتنی کہ ہاشمی شاخ اور آج برصغیر پاک وہند، افغانستان ، ایران ، وسط ایشیا کی آزاد ریاستیں بلکہ یورپ و برطانیہ اور تمام اقصائے عالم میں جو عظیم دینی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل علماء ،فضلاء ،متصوفین ،مجاہدین ،مبلغین اور نفاذِ دین کی بہر رنگ جُہد کرنے والے بلاواسطہ اور بالواسطہ تمام کے تمام مذکورہ بالا فرزندان شیخ الہند مولانا محمود حسن اموی رحمہ اللہ ہی کے شاگرد ہیں یا ان کے شاگردوں کے شاگرد ہیں۔ آج ہمارا موضوع یہ نہیں ورنہ ہم بتاتے کہ بلادِ عربیہ میں نواسہ گان رسول سیدنا علی بن ابی العاص رضی اللہ عنہم کی اولاد موجود ہے اور سیدنا عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہم یعنی اموی سادات تو برصغیر خصوصاً کشمیر میں حکومت کر چکے ہیں۔ یہ جو مظفر آباد شہر ہے۔ یہ بنی امیہ کے شہزادے مظفر نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے تو بسایا تھا۔ خیر اس عنوان پر پھر کبھی عرض کریں گے۔

تفسیر عثمانی میرے سامنے ہے۔ تفسیر جلالین شریف اور تفسیر فقیہہ الہند مولانا حسین علی بھی اس وقت میرے سامنے رکھی ہیں۔ مذکورہ بالا عنوان ''شر پسند کہاں گئے'' سورۃ ص کی آیت نمبر ۶۲ تا ۶۴ کا مضمون ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی اموی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ اہل شقاوت (آج کی اصطلاح میں روشن خیال، اعتدال پسند از مضمون نگار) ایک دوسرے کو لعن طعن کر رہے ہوں گے اور ہر ایک دوسرے کے دوگنے عذاب کا خواہش مند ہوگا۔ شاید سمجھیں گے کہ اُس کا دوگنا عذاب دیکھ کر ذرا دل ٹھنڈا ہو جائے گا مگر وہاں سامان تسلی کہاں؟ اور ایک دوسرے کو کوسنا ایک مستقل عذاب۔ اب وہاں یہ جو مجرم لوگ سب جان پہچان والے لوگ ادنیٰ واعلیٰ دوزخ میں جانے کے لیے جمع کیے گئے ہوں گے مگر وہ اس بات پر حیران ہوں گے (کہ کل ہم روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے زعم میں جن لوگوں کو شر پسند، دہشت گرد، انتہا پسند، بنیاد پرست، ملّا ٹینٹ اور نہ جانے کن کن القابات سے نوازتے تھے۔ ہم انھیں کبھی میدانوں میں کنٹینرز میں اور کبھی پہاڑوں اور ان کی غاروں میں لقمہ اجل بنا دیتے تھے۔ آخر یہ شر پسند آج کیوں نظر نہیں آرہے۔ وہاں تو کبھی غاروں میں چھپ جاتے تھے۔ کبھی جنگلوں میں اور کبھی مسجدوں میں اور جامعہ حفصہ جیسے ''انتہا پسندی'' کی تربیت دینے والے اداروں میں ہم انھیں تورا بورا بنا دیتے تھے مگر یہ شر پسند ملّا ٹینٹ آج کہاں گئے؟)۔ علامہ فرماتے ہیں۔ بظاہر یہ بات خلاف قیاس ہے کہ اس افراتفری کے عالم میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے (کہیں مغرب کا اَناولاغیری شاہ بش ہوگا اور کہیں مشرق کا سید زادہ شاہ مش) ایک دوسرے کو لعن طعن کریں گے۔ عذاب کے ہولناک منظر میں دوسری طرف متوجہ ہونا کیسے ممکن ہوگا۔ مگر علامہ عثمانی فرماتے ہیں۔ اسی کا جواب حق جل جلالہ نے اگلی آیت میں یوں دیا ہے کہ **اِنَّ ھٰذا لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَھلِ النَّار** o ان اہل باطل اور اُن کے ہراول دستوں فرنٹ لائن بننے والوں کا جھگڑا تو ہو کر رہے گا۔ اس سے اُن کے عذاب میں کمی نہیں اضافہ ہی ہوگا اور دوسرے کو دوہرے عذاب کا مطالبہ کرنے والے دیکھیں گے کہ سب کو دہرا چوہرا بلکہ بے حساب بدترین عبرتناک عذاب ہو رہا ہوگا۔ جلالین شریف میں لکھا ہے کہ (جہنم کے استقبالیہ پر پہنچ کر) مشرکین مکہ بھی یہی کہیں گے کہ ''یہ (کمی کارا، گھٹیا لوگ) عمار، بلال، صہیب اور سلمان رضی اللہ عنہم ہمیں کیوں نظر نہیں آرہے۔'' یہ خباب جس کو آگ پر ہم نے بھون دیا تھا اور

© rasailojaraid.com

یہ سُمَیَّہ جس کو اونٹوں سے ٹانگیں باندھ کر دوٹکڑے کر دیا تھا۔ یہ زِنِّیرَ ہ جس کی آنکھوں میں برچھی ماردی گئی تھی۔ یہ لوگ کہاں ہیں؟ یہ سب انتہا پسند سولی چڑھ کر بھی حُبِّ رسول اُن کے دل سے نہ نکل سکی تھی۔ یہ جاہل پکی روٹی پڑھنے والے لال مسجد کے طلباء اور حفصہ وسُمَیَّہ و زِنِّیرَ ہ کی یتیم ومسکین بیٹیاں کہاں غائب ہیں۔ ہمیں یہ نوجوان اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نام لیوا بچیاں آج نظر نہیں آرہیں؟ کیا ہمیں ہی غلطی لگی تھی؟

فقیہہ الہند مولانا حسین علی رحمہ اللہ کے تفسیری نکات میں لکھا ہے اور تفسیر عثمانی میں بھی یہی ہے کہ جب یہ اہل طغیان شور کرتے ہیں کہ کہاں ہے تمہارا یومِ حساب، کہاں ہے وہ عذاب جو ہم پر آنے والا ہے اور یہ کہ ہم کو زمینی حقائق بھی تو دیکھنا ہیں۔ اگلی چند آیات میں اسی کا جواب ہے کہ ''یہ تو ہو کر رہے گا، یہ عظیم واقعہ ہوگا مگر تم لوگ اس سے منہ پھیرے ہوئے ہو۔'' آج اختیار ہے کہ اصطلاحات اور معانی اپنی مرضی سے بدل دو۔ مجاہدین کو دہشت گرد، دین پر چلنے والوں کو انتہا پسند ،اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی پر چلنے والوں کی قدامت پرست اور بنیاد پرست ،امن وامان قائم کرنے کی کوشش کرنے والوں کو ملّی ٹنیٹ ، کعبۃ اللہ کی بیٹیوں مساجد اور مدارس کی حفاظت کرنے والوں اور کرنے والیوں کو ملکی وملی امن میں خلل ڈالنے والے قرار دے کر انھیں صفحہ ہستی سے مٹادو۔ اور یہ بھی اختیار ہے کہ زندگی کا سورج غروب ہونے سے پہلے سیدنا عکرمہ ،سیدنا خالد سیف اللہ ،اور سیدنا وحشی رضی اللہ عنہم کے راستے پر چل کر توبہ تائب ہوجاؤ، بخشش اور مغفرت تو اللہ ذی الجلال کے ہاتھوں میں ہے۔ اگر چہ آج کا مجرم مصر اور بابل کے مجرموں سے آگے بڑھ چکا ہو۔ مشرکین مکہ دشمنانِ رسول علیہ السلام کے سیاہ اعمال سے اُن کے تاریک اعمال کہیں بڑھ چکے ہوں مگر جب وہاں میدان حشر میں دوہرے چوہرے ان گنت عذاب نا قابل برداشت عذاب ہو رہے ہوں گے۔ اُن عذابوں میں کچھ کمی ہو جائے۔ یہ بھی نعمت غیر مترقبہ آیات بالا سے مستفاد ہے۔ ورنہ بقول کسی شاعر کے:

اٹھے گی اک چنگاری ،آئے گی اُن کی باری
قدرت کا فیصلہ ہے ،اللہ بہت بڑا ہے

اللہ بہت بڑا ہے۔ واقعی اللہ بہت بڑا ہے،سب سے بڑا ہے۔ باری آنے سے پہلے اور چنگاری اٹھنے سے پہلے بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ اللہ سمجھ نصیب فرمائے۔ نام نہاد روشن خیالی کی سیہ نفسی سے نجات دے۔ آمین۔

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان
29 نومبر 2007ء
جمعرات بعد نماز مغرب
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری
دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
061-4511961

© rasailojaraid.com